# غلط بیانی، جعل سازی، تلبیس کی پرکھ اور کسوٹی (Falsification Test)

اپنے آپ کو سچ اور حقیقت کہہ دینا آسان ہے۔ لیکن حقیقت بیان کرنے والا سچا وہ ہے جو اپنی بات کو غلط ثابت کرنے کا دوسروں کو موقع فراہم کرے۔ اپنی بات کو سچ اور حقیقت کہنے پر اگر کوئی مُصر ہے تو اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کرنے کا دوسرے کو موقع دینے سے اُسے خوف نہیں ہوتا۔ حقیقت کا یقین جرأت اور حوصلہ پیدا کرتا ہے۔ عدم یقین بزدلی، تذبذب اور خوف کو جنم دیتا ہے۔ یقین کے بغیر کسی بھی بات سے کوئی مخلص نہیں ہوسکتا۔ یقین کے بغیر کسی بات پر ایمان لانے، اسے ماننے کا محض زبان سے اظہار خود فریبی اور ذہنی دھوکا بھی ہوسکتا ہے۔

دنیا میں اس وقت موجود ان گنت کتابوں میں سے کسی نے جرأت کا مظاہرہ نہیں کیا کہ اپنے بیان کو جھوٹا ثابت کرنے کی قاری کو دعوت یا موقع دیا ہو اگرچہ اپنے آپ کو صحیح سمجھتا ہو۔ یہ درحقیقت ان کے عدم یقین اور خوف کا اظہار اور ثبوت ہے۔ کسی بھی شخص اور کتاب کی ایک بات کا جھوٹ ثابت ہو جانا اُس کی ہر بات کو مشکوک بنا دیتا اور قابل تحقیق قرار دے دیتا ہے۔ مقام و مرتبہ سے قطع نظر کسی بھی شخص اور کتاب کی ایک بات غلط ثابت ہونے کے بعد بغیر تحقیق و تجسس اُس کی دوسری باتوں پر سر تسلیم خم کرنا گمراہی کی راہ اختیار کرنے کا دانستہ خطرہ مول لینا ہے۔ یہ انسان کے شرف کی تذلیل ہے اور اُس شخص اور کتاب کیلئے عقیدت نہیں بلکہ اس کی خواہش و مرضی کے خلاف اس کی پرستش ہے جس کا وہ کبھی ذمہ نہیں لے گا۔ اور جھوٹے، کاذبوں کے علاوہ نازل کردہ کتاب سے خارج بات کی ذمہ داری لینے کو کوئی بھی تیار نہیں ہوتا اور کاذب بھی صرف اس لئے ذمہ داری لینے کا کہہ دیتا ہے کہ اس نے کونسا اسے نبھانا ہے۔

قرآنِ مجید کائنات کی منفرد کتاب ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یہ لاریب ہے۔ زمان و مکاں کی قید سے آزاد بیانِ حقیقت ہے۔ اور بہانگ دہل دعوت دیتی ہے

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ

''اور اگر تم اس کتاب کے بارے میں کسی شک میں مبتلا ہو جسے ہم نے اپنے بندے (رسولِ کریم ﷺ) پر وقتاً فوقتاً نازل فرمایا ہے تو (جاؤ) اس کے مثل ایک سورۃ ہی لے آؤ''

یہ قرآنِ مجید کی ابتدا ہی میں سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۳ میں دی گئی دعوت اور چیلنج ہے۔ یہ ہے یقین کی منتہا۔ جاؤ اس جیسی ایک سورۃ لے آؤ اور کتاب کی انفرادیت کے دعویٰ کو غلط ثابت کردو۔ کتابِ لاریب عرب اور عجم کے ہر انسان سے مخاطب ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا کہ اس

جیسی ایک سورۃ بنا کے دکھاؤ کیونکہ عجم حجت کر سکتا ہے کہ عربی زبان سے نابلد ہونے کی بنا پر کیسے یہ کوشش کر سکتے ہیں اور بہانہ بنا سکتے ہیں کہ یہ دعوت یا چیلنج عربوں تک محدود ہے۔ عرب و عجم سب کو مساوی موقعہ فراہم کیا کہ اس جیسی ایک سورۃ کہیں سے لے آؤ۔اور اس دعوت اور چیلنج میں زمان و مکاں اور وقت کی قید نہیں رکھی۔ جب اور جہاں کہیں کوئی ایسی کوشش کرنا چاہے وہ کر دیکھے۔اور دعوت اور چیلنج میں نفیس اور لطیف نکتہ یہ ہے کہ اس میں صحابہ کرامؓ کے زمانے اور مکۃ المکرمہ، مدینہ منورہ، کوفہ، بغداد، فارس میں سے ڈھونڈ لانے پر بھی پابندی نہیں لگائی گئی۔قرآنِ مجید کی سورتوں میں نئی نئی حدیث، ماضی اور مستقبل کی خبر، اطلاع دی گئی ہے۔

اور کتاب کے انداز دعوت میں وسعتِ یقین دیکھیں

وَٱدۡعُواْ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ

''اور اس کام کے لئے سوائے اللہ کے اپنے تمام مددگاروں کو بھی مدعو کرلو''

یہ کم علمی پر طنز نہیں بلکہ کم علمی کے عذر اور بہانہ کو بھی ختم کر دینا ہے۔اس کام کو تنہا سرانجام دینے میں اگر تمہیں مشکلات درپیش ہیں تو کوئی مذائقہ نہیں کہ اس دعوت اور چیلنج سے نمٹنے کیلئے تمام دوست احباب، حمایت اور وکالت کرنے والوں سے مدد لے لو۔ حقیقت بیان کرنے والی کتاب اپنے آپ کو غلط ثابت کرنے کیلئے قاری کو ہر سہولت دینے پر تیار ہے اور اس کیلئے شرائط عائد نہیں کرتی۔ حقیقت کا یقین جرأت اور حوصلہ پیدا کرتا ہے۔

قرآنِ مجید ابتدا ہی میں اپنے دعویٰ ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَٰبُ لَا رَيۡبَۛ فِيهِۛ کی اہمیت اور اسے پرکھنے کی دعوت دے کر واضح کر رہا ہے کہ مطالعہ میں آگے بڑھنے سے پہلے کتاب کے متعلق ہر قسم کے تذبذب سے آزاد ہونا ضروری ہے۔ یہ انسان کا حق ہے اور عقل و برہان کا تقاضا بھی کہ کہنے والے کی بات کو تبھی مانے جب اسے صادق اور امین جانتا اور مانتا ہو اور اگر کتاب کے ذریعے بات منوائی جائے تو کتاب کے بارے میں یہ یقین ہونا چاہئے کہ یہ لاریب، شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ قرآنِ مجید منفرد کتاب ہے جو اپنے مطالعہ میں عجلت میں آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دیتا اور قاری پر زور دیتا ہے کہ اگر اسے کوئی التباس ہے تو اس کو پہلے رفع کر لے کیونکہ بات کو خلوصِ نیت سے ماننے میں مشکل پیش آتی ہے اگر کسی کے متعلق صحیح یا غلط کوئی شک، گمان، وہم ہو۔